فہرستِ سلام

نمبر شمار	مطلع	شاعر	صفحہ نمبر
۱	ہلالِ محرم نشانِ عزا ہے	مرزا	۴۱
۲	مجرئی شاہ کا ہوں خلد میں ہے گھر میرا	انیس	۴۲
۳	قافلہ شہ کا سلامی لبِ دریا اُترا	دبیر	۴۲
۴	مغموم ہے جو عاشقِ شیدا ہے علی کا	عشق	۴۳
۵	سر پیٹیں نہ ہم مجرئی کیونکر رمضاں میں	دلگیر	۴۴
۶	سلامی خلق میں محشر بپا ہے	صفی	۴۵
۷	ایک بیمار سے اے مجرئی سب گھر چھُوٹا	الفت	۴۵
۸	گراں بہا ہیں جواہر ہمارے سینے میں	نفیس	۴۶
۹	سلامی روئے ہیں خیر البشر محرم میں	تاثیر	۴۷
۱۰	سلامی کربلا میں جب بنا ابنِ حسن دُولہا	فصیح	۴۸
۱۱	رن میں آکر سکینہ پکاری گھر چلو بھائی مہندی لگا دوں		۴۹
۱۲	اے سلامی پیر مرتے ہیں جواں کے سامنے	دبیر	۴۹
۱۳	شہر بانو کہے پیٹ کر سر گور میں میرا بچہ ڈرے گا	فاضل	۵۰
۱۴	رو رو کہتی تھی بانو دُکھیا آؤ اصغر تمہاری بلاؤں	مجروح	۵۱
۱۵	اصغر سلامی تیرِ ستم کھاتے آتے ہیں	مونس	۵۲
۱۶	کفن پہنے شہِ مظلوم کے انصار رن میں تھے	فصیح	۵۳
۱۷	مجرئی کہتے تھے سرور کہ لٹا گھر دوں گا	ذہین	۵۴
۱۸	چین اے مجرئی شبیر کو دم بھر نہ ملا	سجاد	۵۵

نمبر شمار	مطلع	شاعر	صفحہ نمبر
۱۹	یہ بعد قتل امامِ امم کا حال ہوا	رفعت	۵۵
۲۰	سلامی جانگزا ہے رنج و غم خاصانِ داور کا	شمیم	۵۶
۲۱	مقتل میں تھا جو لاشۂ اصغرؑ تمام رات	خلیل	۵۷
۲۲	فدا ہوں اس پہ سلامی ہے جس کا نام حسینؑ	آصف	۵۸
۲۳	سلامی سوئے مقتل سیدِ ابرار آتے ہیں	"	۵۹
۲۴	مجرئی زنداں میں عابدؑ یہ محن دیکھا کئے	نظیر	۶۰
۲۵	گھر کو چھوڑا شاہ نے جنگل بسانے کے لئے	تعشق	۶۰
۲۶	آہِ سوزاں لب تک آئی اشکِ ناب آنے کو ہے	وحید	۶۱
۲۷	اے سلامی ہند میں فصلِ عزا آنے کو ہے	رشید	۶۲
۲۸	سلامی لعینوں نے کیا کیا جفا کی	مونس	۶۲
۲۹	سر دتن میں شہ کے جدائی ہوئی	"	۶۳
۳۰	مجرئی پیدا ہوا تھا سمؑ حسنؑ کے واسطے	ہادی	۶۴
۳۱	معراج عرش پر ہو پیمبرؐ کے واسطے	لائق	۶۵
۳۲	سلامی گرتے تھے کٹ کٹ کے سر تیغ دو پیکر سے	عاقل	۶۶
۳۳	مجھ کو ان خاصانِ داور سے محبت ہو گئی	اصفر	۶۷
۳۴	راہ آنکھوں سے کرے طے ولولہ ایسا تو ہو	عارف	۶۷
۳۵	حشر کے دن خوش رہوں گا مرتضیٰ کے سامنے	جاوید	۶۸
۳۶	حق جان کر ہوں مدح سرا بوترابؑ کا	نگیں	۶۹
۳۷	توبہ ایسی ہو کہ جیسے حُرؑ پشیماں ہو گیا	"	۶۹
۳۸	علیؑ کو لوگ جو پروردگار کہتے ہیں	"	۷۰

سلام ۲

مجرئی شاہ کا ہوں خلد میں ہے گھر میرا — منتظر حوریں ہیں مشتاق ہے کوثر میرا
شاہ کہتے تھے لعینو نہ ستاؤ مجھ کو — ماں ہے زہراؑ مری نانا ہے پیمبرؐ میرا
بانوؑ کہتی تھی کہ جنگل میں ڈرے گا لوگو — کبھی تنہا نہیں سویا علی اصغرؑ میرا
جو کوئی پوچھتا کیا سن تھا تو کہتی بانوؑ — چھ مہینے سے بھی کم تھا علی اصغرؑ میرا
کہتی تھی روحِ محمدؐ یہ تماشائیوں سے — بند آنکھیں کرو کنبہ ہے کھلے سر میرا
شاہ کہتے تھے نہ سوجھی مجھے عباسؑ کی لاش — لے گئے ہاتھ پکڑ کے علی اکبرؑ میرا
شاہ کہتے تھے کہ کیا قتل کروں امت کو — میں ہوں شمشیرِ خدا صبر ہے جوہر میرا
شمرؔ کہتا تھا میں جب کرتا تھا شبیرؑ کو قتل — کیسی مظلومی سے منہ تکتے تھے سرور میرا
گریۂ احمدؐ و زہراؑ کی صدا آتی تھی — پکڑے لیتا تھا کوئی ہاتھ سے خنجر میرا
گر فلک مجھ سے ہے برگشتہ تو کیا غم ہے انیسؔ — پنجتن حامی ہیں اللہ ہے سر پر میرا

سلام ۳

قافلہ شہ کا سلامی لبِ دریا اترا — پر مقدر میں نہ اک پانی کا قطرہ اترا
کربلا کا جو کسی شہر میں نقشہ اترا — مجرئی بولی زمیں عرشِ معلیٰ اترا
امتحاں کی جو ترازو میں قضا نے تولا — حُر وفاداریٔ شبیرؑ میں پورا اترا
سجدۂ حق سے نبیؐ نے نہ اٹھایا سر کو — پشتِ اقدس سے نہ جب تک کہ نواسہ اترا
فوج منزل پہ اترتی تو سکینہؑ کہتی — صاحبو دیکھو کدھر ہے مرا بابا اترا

آیا جب تک نہ مدینہ میں سرِ ابنِ زیاد — سوگ ناموسِ نبیؐ میں نہ کسی کا اترا
سوگ زینبؑ نے حضرت کا اتارا یارو — پر نہ جنت میں سیہ جامۂ زہراؑ اترا
بانوؑ کہتی تھی کہ کس دن پہنایا افسوس — خون میں بھر کے مرے بچے کا کرتا اترا
عقد کی صبح کو کس دولہا کا یہ حال ہوا — تن سے سر اترا سرِ پاک سے سہرا اترا
گرد بیٹوں کو پھرا کر یہ کہا زینبؑ نے — میرے بھائی کی بلا رد ہو یہ صدقہ اترا
جلد وہ دن ہو دبیرؔ آ کے کہیں اہلِ نجف — ہند سے آئے کہاں ذاکرِ مولیٰ اترا

سلام ۴

مغموم ہے جو عاشقِ شیدا ہے علیؑ کا — اب کوچ سوئے جنتِ اعلیٰ ہے علیؑ کا
گلرنگ لہو سے رخِ زیبا ہے علیؑ کا — ماتم چمنِ دہر میں برپا ہے علیؑ کا
ہے آج کی شب حیدرؑ کو صبحِ قیامت — مہماں ہیں اب خاتمہ ہوتا ہے علیؑ کا
پیشانیٔ پُر نور ہے تلوار سے زخمی — اللہ کی اطاعت میں یہ نقشہ ہے علیؑ کا
افلاک سے کہتے ہوئے آتے ہیں فرشتے — پُرسا ہمیں شہزادوں کو دینا ہے علیؑ کا
ہمسائیوں نے زینبؑ و کلثومؑ سے پوچھا — شہزادیو جی آج تو اچھا ہے علیؑ کا
کس یاس سے ارشاد کیا وقتِ دعا ہے — کچھ زرد بہت چاند سا چہرہ ہے علیؑ کا
شانوں کو ید اللہ کے تھامے ہیں نمازی — سجدے کی جگہ خون ٹپکتا ہے علیؑ کا
سر پیٹتے ہیں خاک اڑاتے ہیں زن و مرد — جس سمت سے تابوت نکلتا ہے علیؑ کا
پوچھو جو غذا نانِ جویں خاک بچھونا — دنیا میں لقب تارکِ دنیا ہے علیؑ کا
بھراتی ہے آواز نکل پڑتے ہیں آنسو — ہر ایک مؤذن کو یہ صدمہ ہے علیؑ کا

Presented By: www.ShianeAli.com

سر پیٹتی ہیں پہلوؤں میں زینبؑ و کلثومؑ
ہیں گردِ حرم بیچ میں لاشہ ہے علیؑ کا

ہر سمت ہے غل قتل ہوا شیعوں کا آقا
غم فرش سے تا عرشِ معلیٰ ہے علیؑ کا

دنیا میں وسیلہ ہے نہ عقبیٰ میں وسیلہ
اے عشق اگر ہے تو سہارا ہے علیؑ کا

سلام ۵

سر پیٹیں نہ ہم مجرئی کیونکر رمضاں میں
مجروح ہوا تھا سرِ حیدرؑ رمضاں میں

تر خوں سے اسی ماہ میں منہ میرا کریں گے
یہ بات علیؑ کہتے تھے اکثر رمضاں میں

اس ماہ میں ہو قتل جو حیدرؑ سا نمازی
کیوں دھوم عبادت کی نہ ہو رمضاں میں

مومن سے عجب ہے جو نہ اس ماہ میں روئے
داماد کو روتے ہیں پیمبرؐ رمضاں میں

جو صوم ہے فرض ایسا ہی رونا ہے حیدرؑ
ہے فرض ہوا مومنو ہم پر رمضاں میں

سر کھولنا واجب ہے کہ ماتم میں علیؑ کے
ہے بنتِ نبیؐ کھولے ہوئے سر رمضاں میں

اس ماہ میں دیندار نہ کیوں کر ہوں سیہ پوش
ہاں کالی ہے زہراؑ کی بھی چادر رمضاں میں

اس ماہ میں ہوئی تھی غمِ حیدر میں قیامت
اغلب ہے بپا حق کرے محشر رمضاں میں

زہراؑ جگر افگار سے کہنے لگے احمدؐ
جس سال کہ پیدا ہوئے شبرؑ رمضاں میں

الماس سے ماریں گے اسے ماہِ صفر میں
پیدا جو ہوا ہے ترا دلبر رمضاں میں

شبیرؑ کا سر ماہِ محرم میں کٹے گا
اور ہووے گا زخمی سرِ حیدرؑ رمضاں میں

غم خلق میں تو آم ہے پدر اور پسر کا
کیوں عالم میں شور نہ ہو ہر رمضاں میں

یاد آتی محرم میں ہے تیغ سرِ حیدرؑ
یاد آئے نہ کیوں شمر کا خنجر رمضاں میں

اگلے برس میں ہے روضے پہ علیؑ کے
دلگیر ہوا ہے خالقِ اکبر رمضاں میں

سلام ۶

سلامی خلق میں محشر بپا ہے
وفاتِ حضرتِ خیر النساءؑ ہے

یہی آتی ہے ہر چکی سے آواز
بتولِ پاک فخرِ آسیا ہے

ملک آتے نہیں بے اذن گھر میں
یہ قدرِ اہلبیتِ مصطفےٰ ہے

پیمبرؐ کو جو روئی شب و روز
اسی کو آج کنبہ رو رہا ہے

کہا حیدرؑ سے زہراؑ نے یہ رو کر
کہ ساتھ اپنا تمہارا چھٹا ہے

مری دو بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے
یتیمی کا ہر اک کو سامنا ہے

سپرد ان کو میں کرتی ہوں تمہارے
تمہارا حافظ و ناصر خدا ہے

کنیزیں خاک اڑاتی ہیں سروں پر
ہر اک کے لب پہ یہ فریاد و فغاں ہے

گریباں چاک ہیں سبطینِ احمدؐ
سرِ حیدرؑ پہ کوہِ غم گرا ہے

علیؑ کی بیٹیاں سر پیٹتی ہیں
جنازہ گھر سے زہراؑ کا چلا ہے

یہ ماں کی لاش پر زینبؑ کے ہیں بین
ہوئیں خاموش کیوں کیا ماجرا ہے

کہو کچھ منہ سے بیٹی تم پہ قرباں
بتاؤ درد کیسا ہاتھ کا ہے

نہیں کوئی ہوس دل میں صفیؔ کے
فقط سر میں ہوائے کربلا ہے

سلام ۷

ایک بیمار سے اے مجرئی سب گھر چھوٹا
باپ ماں چھوٹے بہن چھوٹی برادر چھوٹا

شہ سے اے مجرئی عباسؑ دلاور چھوٹا
پڑ گیا غل کہ برادر سے برادر چھوٹا

Presented By: www.ShianeAli.com

بولے شاہ ہم سا نہ ہوگا کوئی آوارہ وطن
قبر نانا کی چھٹی شہر چھٹا گھر چھوٹا

ختم ہے بازوئے شاہ شہدا پر جو ستم
ہاتھ سے قبضۂ شمشیر نہ دم بھر چھوٹا

یاد بیٹے کی بھلا بھولتی بانو کیوں کر
بعد اٹھارہ برس کے علی اکبرؑ چھوٹا

دے کے عباس کو میداں کی رضا شہ نے کہا
بعد مدت کے ترا ساتھ برادر چھوٹا

جب سکینہؑ نے سنا مر گئے دریا پہ چچا
یاس پانی سے ہوئی ہاتھ سے ساغر چھوٹا

گردشیں چرخ نے زینبؑ کو دکھائیں کیا کیا
سر بازار پھریں قید ہوئیں گھر چھوٹا

وہ عزیز و رفقا شہ سے ہوئے رن میں جدا
جیتے جی ساتھ نہ جس کا کہیں دم بھر چھوٹا

بھر کے مشکیزہ جو ہیں نہر سے نکلے عباسؑ
تیر ہر ایک کے چلے سے برابر چھوٹا

جب تلک جیتے رہے آنکھ سے آنسو نہ تھما
شغل رونے کا نہ سجادؑ سے دم بھر چھوٹا

رن میں تب غسل و کفن سب شہدا نے پایا
قید سے جب پسر ساقیٔ کوثر چھوٹا

پھر وسیلہ تری بخشش کا نہیں اے الفت
تیرے ہاتھوں سے اگر دامنِ سرور چھوٹا

سلام ۸

گراں بہا ہیں جو اہر ہمارے سینے میں
سلامی دولتِ نادر ہے اس خزینے میں

سفر کیا شہ والا نے تیسری تاریخ
مدینہ لٹ گیا شعبان کے مہینے میں

عزیز و روؤ کہ ماہِ محرم آپہنچا
حسینؑ ذبح ہوئے ہیں اسی مہینے میں

کہا امام نے اہلِ وطن سے وقتِ سفر
تمہارے ہجر کے ہیں داغ میرے سینے میں

یہ ہے مرا سفر آخری خدا حافظ
حسینؑ پھر کے نہ آئے گا اب مدینے میں

دعا یہی سفرِ کربلا کے شوق میں ہے
کہ طے ہو راہ برسوں کی اک مہینے میں

حسینؑ کو نہ ملا تین روز قطرۂ آب
بہا دو خونِ دل آنکھوں سے پانی پینے میں

لکھا ہے کانپ گیا روضۂ رسولِ کریم
گئے جو لُٹ کے نبی کے حرم مدینے میں

کراہ کر شبِ عاشور کہتی تھی صغرا
کہ آج اٹھتا ہے رہ رہ کے درد سینے میں

بلا کے بن میں مرے بابا جان پیاسے ہیں
چھری سی حلق پہ چلتی ہے پانی پینے میں

پڑے ہیں اس شان سے علی اکبرؑ
گلے پہ تیر ہے برچھی کا پھل ہے سینے میں

حسینؑ کہتے تھے اے چشم آب پاشی کر
عطش نے آگ لگا دی ہے میرے سینے میں

حسینؑ لاتے ہیں خیمہ میں رن سے لاشِ پسر
لہو میں تر ہے عبا اور قبا پسینے میں

نفیس تنگ دلوں سے بچاتے رکھ پہلو
کہیں نہ ٹھیس لگے دل کے آبگینے میں

سلام ۹

سلامی روتے ہیں خیر البشر محرم میں
بتولؑ پھرتی ہیں عریاں سر محرم میں

حسنؑ نے پیرہنِ سبز کو کیا ٹکڑے
غمِ حسینؑ میں با چشمِ تر محرم میں

عزیزو خاک اڑاؤ کہ سید الشہدا
پھرے ہیں خاک بسر در بدر محرم میں

یہ وہ الم ہے کہ حکمِ خدا سے دنیا میں
فرشتے روتے ہیں آ گھر بہ گھر محرم میں

ہر ایک چیز کا موسم ہے اور بہار بھی ہے
بہار رونے کی ہوتی ہے ہر محرم میں

سیاہ پوش آلِ عبا کی حسنؑ کے خبر
سیاہ پوش ہیں ہوتے بشر محرم میں

غضب ہے کیا کہوں اکبرؑ کا اور حسینؑ کا حال
جدا ہوا ہے پدر سے پسر محرم میں

نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ حسنؑ ہیں سب آتے
ہمیشہ بزمِ عزا میں مگر محرم میں

شریک رونے میں ہر مومنیں کے ہوتے ہیں
اسی سے ہوتے ہیں ٹکڑے جگر محرم میں

Presented By: www.ShianeAli.com

ہوئے جو حضرتِ عباسؑ قتل بولے حسینؑ — کہ ہو گئی مری ٹکڑے کمر محرم میں
جو دوست دار ہیں آلِ نبی کے بے یقیں — رہیں گے حشر تلک چشم تر محرم میں
جوابِ نامۂ صغرا دیا کبوتر نے — ڈوبا کے خون میں سب بال و پر محرم میں
خدا کرے کہ یہ تاثیر ہووے رونے کی — بلالیں پاس شہ بحر و بر محرم میں

سلام ۱۰

سلامی کربلا میں جب بنا ابنِ حسنؑ دولہا — جو دیکھا آرسی مصحف بہت روئے دلہن دولہا
دلہن نے آستیں پکڑی کہا گر رن کو جاتے ہو — وصیت کیوں نہیں کرتے مرے اے کم سخن دولہا
اے ابنِ عم نہ شرماؤ مجھے کچھ حکم کر جاؤ — تمہاری قبر پہ بیٹھوں کہ میں جاؤں وطن دولہا
نشانی دو مجھے ایسی کہ محشر میں تمہیں ڈھونڈوں — طلب کرتی ہوں تم سے آستیں پیرہن دولہا
لٹے گا گھر کھلے گا سر پھروں گی قید میں در در — تمہارے بعد سہنے ہیں مجھے رنج و محن دولہا
مجھے مت بھول جانا تم بلانا جلد خدمت میں — تمہاری لاش جب آئے تو ہوں گی نعرہ زن دولہا
مری شادی کا ہونا اور تمہاری موت کا آنا — کہیں گے بدقدم مجھ کو جہاں کے مرد و زن دولہا
تمہاری لاش آئے گی تو کن آنکھوں سے دیکھوں گی — تمہارا خون میں ڈوبا ہوا زخمی بدن دولہا
ہمارے ہاتھ میں کنگنا بندھا ہے آج شادی کا — تمہارے بعد ظالم اس میں باندھیں گے رسن دولہا
یہ سن کر دی دلہن کو بس نشانی آستیں اپنی — چلا میداں کو رو تا کر کے برہم انجمن دولہا
ہوا اسوار تازی پر علم کی تیغ خوں افشاں — دھنسا فوجِ ستم میں مثلِ حیدرؑ صف شکن دولہا
ہوا زخمی گرا گھوڑے سے جب آواز یہ آئی — فدا تم پر ہوا اب رن میں یا شاہِ زمن دولہا
جب آئی لاش خیمہ میں دلہن یہ کہتی ہوئی آئی — مرے مجروح تن دولہا مرے زخمی بدن دولہا

مرے عباسؑ جواں دولہا مرے سروِ رواں دولہا — مرے حیدر نشاں دولہا مرے ابنِ حسنؑ دولہا
فصیح آگے نہیں طاقت بیانِ درد کی سچ ہے — نہ ہوئیں گے جہاں میں نامراد ایسے دلہن دولہا

سلام ۱۱

رن میں آکر سکینہ پکاری گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں — بنے قاسمؑ بہن تم پہ واری گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
کیسی شادی قیامت آئی مری دولہا دلہن میں جدائی — نیک ایام میں لینے نہ پائی گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
زخم تیر و سناں تن پہ کھائے سر سے پا تک لہو میں نہائے — سونا جنگل تم آکر بسائے گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
بھائی کیا جلد گھر سے سدھارے رسم پوری ہوئے نہ ہمارے — منتظر ہیں براتی تمہارے گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
جوڑا شادی کا تن میں نیا ہے سو زخموں سے پرزے ہوا ہے — خون سے دست و پا میں لگا ہے گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
پہنی رنڈ سالہ دلہن تمہاری چوڑیاں تھیں جو رو رو اتاری — غش میں پڑی ہے وہ غم کی ماری گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
بر میں شادی کی نیمچہ قبا ہے سر پہ پھولوں کا سہرا بندھا ہے — جسم سارا لہو میں بھرا ہے گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
خالی مسند پڑی ہے جو گھر میں خاک دلہن نے ڈالی ہے سر میں — سوگ ان کا ہے بحر و بر گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
خاک پر کس نے تم کو سلایا کس نے ہاتھوں سے کنگنا کھلایا — کس نے زخموں کی بدھی پہنایا گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں
اماں بانو تو ہے غم کی مضطر پیٹتی ہے کھڑی سینہ و سر — مجھ کو بھیجا ہے با دیدۂ تر گھر چلو بھائی مہندی لگاؤں

سلام ۱۲

اے سلامی پیر مرتے ہیں جواں کے سامنے — حیف اکبرؑ نے قضا کی باپ ماں کے سامنے
شیرِ حیدر سے کہیں چھپتی ہے دریا کی کچھار — روضۂ عباسؑ ہے آبِ رواں کے سامنے

Presented By: www.ShianeAli.com

سلام

رونے والوں کو شہید کربلا بعد فنا
خلد میں دیں گے مکاں اپنے مکاں کے سامنے

لے گئے خود پیشوائی کر کے سلطانِ زمن
حُر کو قسمت لائی ایسے قدر داں کے سامنے

کیا دلاور تھے رفیقانِ حسینؑ ابن علیؑ
کرتے تھے سینہ سپر تیغ و سناں کے سامنے

صبر کہتے ہیں اسے سجاد لایا جس گھڑی
لے گئے عابدؑ گلا طوقِ گراں کے سامنے

قید خانہ میں پہنچ کر ہند نے یہ عرض کی
آ کے سجادِ نحیف و ناتواں کے سامنے

آپ یثرب میں کہاں رہتے تھے کس جا تھا مقام
کس کے گھر کے پاس تھا کس کے مکاں کے سامنے

آپ آلِ مصطفےٰ سے واسطہ رکھتے ہیں کچھ
آمد و شد تھی کبھی شاہِ زماں کے سامنے

خیریت سے ہیں امامِ دو جہاں حضرت حسینؑ
شکل ان کی پھرتی ہے مجھ نیم جاں کے سامنے

سنتی ہوں اک نوجواں بیٹا ہے ہم شکلِ نبیؐ
بھر دیدہ آتا ہے عالم اس جواں کے سامنے

زینبؑ ذیجاہ نے پالا ہے اُس کو گود میں
بیاہ ہو جلدی الٰہی باپ ماں کے سامنے

ہند سے زینبؑ یہ بولی سر کو اپنے پیٹ کر
مر گیا برچھی سے وہ مجھ نیم جاں کے سامنے

بولے سجادِ حزیں اکبرؑ فقط کیا مر گئے
سب توانا مر گئے مجھ ناتواں کے سامنے

کیا کہیں اے ہند کس کس کے الم ہم نے سہے
ہو گئے کیا کیا بلائے ناگہاں کے سامنے

آگ سے خیمے جلے قیدی ہوئے لُوٹے گئے
سر کھلے اہلِ حرم کے آسماں کے سامنے

کربلا سے شام تک بھائی کے سر کے ساتھ ساتھ
سر کھلے زینبؑ پھری سارے جہاں کے سامنے

جور چرخِ دوں سے نالاں ہے اگر تو اے دبیرؔ
عرض کر جا کر شہِ عرش آستاں کے سامنے

سلام ۱۳

شہر بانو کہتی پیٹ کر سر گور میں میرا بچہ ڈرے گا
ننھا لاشہ کروں دفن کیونکر گور میں میرا بچہ ڈرے گا

سلام

آہ ننھا کفن میں بناؤں اپنے ہاتھوں سے اسکو پہناؤں
خاک میں اسکو کیونکر لٹاؤں گور میں میرا بچہ ڈرے گا

چونک کر جب لحد میں اُٹھے گا کوئی اسکو نہ اپنا دِکھے گا
مرے پہلو کو ڈھونڈا کریگا گور میں میرا بچہ ڈرے گا

سحر مٹی پہ تکیہ کہاں ہے خاک تو تنگ ہے جھولا کہاں ہے
سب تو سیاں کا پکھوا کہاں ہے گور میں میرا بچہ ڈرے گا

لوریاں قبر میں کون دیگا کون سو جاؤ پیارے کہے گا
دودھ پیالال کس کا پئے گا گور میں میرا بچہ ڈرے گا

دفن کر دو یہ ننھے سے جی کو سونپ دیتی ہوں روحِ نبیؐ کو
دم کرو پڑھ کر نادِ علیؑ کو گور میں میرا بچہ ڈرے گا

آواز آئی زہراؑ کی بانو گود میں مرے تیرا خوش ہو
صبر کر یہ کہتی ہے زہرا گور میں میرا بچہ ڈرے گا

جن و انساں تجھے با دیدہ تر حشر تک غم نہ مل ننھا زمیں پر
جب یہ کہتی تھی اصغرؑ کی مادر گور میں میرا بچہ ڈرے گا

تیر کھایا ہے سہما ہوا ہے اسکے پہلو میں دل ہل رہا ہے
دم گیا پر نہ دھڑکا گیا ہے گور میں میرا بچہ ڈرے گا

سلام ۱۴

رو رو کہتی تھی مادر نے دیکھا آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں
تیرا لاشہ ہے لاشوں میں کس جا آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

ڈھونڈھتی ہوں تمہیں کیہر جانی ہو کہاں میرے یوسف ثانی
پیاس میں تم نے پایا نہ پانی آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

اب کہاں سے کہو تم کو لاؤں لوری دے دے کے کیسے اب سلاؤں
کس کے جھولے کی ڈوری ہلاؤں آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

کُرتے تیرے پہناؤں میں کس کو اور گودی کھلاؤں میں کس کو
دودھ اپنا پلاؤں میں کس کو آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

حلق پر تیر بیداد کھا کے خوں میں سر سے پا تک نہا کے
خوب جنگل میں آرام پاتے آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

کوک میری جلا کر مری جاں ہو گئے راہِ خالق پہ قرباں
چھ مہینے رہے ماں کے مہماں آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

آ ذرا اے جانِ مادر اب آ دو گود خالی ہے آ کر بسا دو
کہیں جنگل میں تم ڈر نہ جاؤ آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

کیا غضب آ گیا میرے گھر پر کوئی چھوڑا بڑا ہے نہ باقی
ماری تیغ میرے جگر پر آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

ننھا سر ساں پر چڑھا ہے کنبہ سر ننگے ہوا ہے
جھولا خالی تمہارا پڑا ہے آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

Presented By: www.ShianeAli.com

میرے اندھیارے گھر کے اُجالے میری آغوش میں سونے والے
کس طرف ہو میرے بھولے بھالے آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

ماں کو اپنی نہ اتنا رلاؤ نیند سے چونک کر ہاتھ لاؤ
گھٹنیوں گھٹنیوں چل کے آؤ، آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

× لکھ کے مجروح بانو کی فغاں دل میں ٹوٹا برسے غم کا پیکاں
رو رو کہتی تھی بانو یہ ہر آن آؤ اصغرؑ تمہاری بلا لوں

سلام ۱۵

اصغر سلامی تیرِ ستم کھاتے آتے ہیں
گردن پہ دکھے ہاتھوں پہ لٹکائے آتے ہیں

تیروں کا مینہ برستا ہے ننھی سی لاش پر
کالی گھٹا کی طرح لعیں چھائے آتے ہیں

پانی دیا نہ ظالموں نے پیاسے ہی مر گئے
گل کی طرح سے دھوپ میں کمھلائے آتے ہیں

بازو چھدا ہے شاہ کا بچہ ہے خوں میں تر
اصغر کی لاش چھاتی سے لپٹائے آتے ہیں

حضرت کو ہے یہ سوچ کہ بانو کہے گی کیا
یوں مارے شرم کے منہ موڑائے آتے ہیں

بالی سکینہؑ جھانک کے ڈیوڑھی کے پردے سے
بولی یہ بیبیوں مرے ماں جائے آتے ہیں

بولے وداع کرکے یہ اکبرؑ کو شاہِ دیں
مرنے کے واسطے تمہیں پہنچائے آتے ہیں

روتی تھی لاشِ شاہ پہ زہراؑ کہ اے حسینؑ
بابا تمہارے لحد سے گھبرائے آتے ہیں

شہادت کے بعد اُٹھ کے بلونا ناجان سے
لینے تمہیں وہ بانہوں کو پھیلائے آتے ہیں

زینبؑ پکاری مر گئے شہ اب لوٹنے کو گھر
میدان سے سوار گھوڑوں کو دوڑائے آتے ہیں

کہتے تھے لوگ ہے یہی ناموسِ مصطفیٰؐ
اونٹوں پہ سر کو شرم سے نہوڑائے آتے ہیں

کیا ظلم ہے کہ ایک کے سر پر نہیں ردا
چہروں پہ اپنے بالوں کو بکھرائے آتے ہیں

پہنچے حرم وطن میں تو ہر سمت غل ہوا
آفت زدہ ستم زدہ دکھ پائے آتے ہیں

صغراؑ وطن میں کہتی تھی بابا کی خیر ہو
ہاتھوں سے سر کو پیٹتے ہمسائے آتے ہیں

عابد سے جو مدینہ میں حضرت کو پوچھتا
کہتے تھے رو کے ہم انہیں دفنائے آتے ہیں

مونس سلام سن کے ترا بزمِ غم میں لوگ
منہ آنسوؤں کا چشم سے برسائے آتے ہیں

سلام ۱۶

کفن پہنے شہِ مظلوم کے انصار ان میں تھے
سلامی چاند سے چہرے وہ تابندہ کفن میں تھے

محرم کا جو دیکھا چاند روئی فاطمہؑ زہرا
پکاری ان دنوں لوگو مرے بابا وطن میں تھے

بنے کو شوقِ مردن تھا بنی کو ڈر رنڈاپے کا
کریں باتیں حواس اتنے کہاں دولہا دلہن میں تھے

مجتو بیاہ میں دستور ہے شربت پلانے کا
مگر پیاسے براتی شادیٔ ابنِ حسنؑ میں تھے

سرِ و تن جب ملے سر کے تن نے تب کہا سر سے
کرے گور و کفن افتادہ تم بن ہم تو بن میں تھے

کہو کچھ سرگزشت اپنی کہاں تھے کس طرح تھے تم
وہاں آرام و آسایش تھی یا رنج و محن میں تھے

کہا سر نے کبھی ہم تھے سرِ نیزہ پہ سرگرداں
کبھی لٹکے ہوئے تھے گاہ دستِ تیغ زن میں تھے

کبھی پوشیدہ و پنہاں رہے ہم خوان کے اندر
کبھی ہم آشکارا اہلِ حرم کی انجمن میں تھے

کبھی ہم راکھ میں آلودہ تھے تنور کے اندر
کبھی ہم سامنے ظالم کے سونے کی لگن میں تھے

کبھی قندیل سا ہم تھے درِ حاکم پہ آویزاں
کبھی اپنی سکینہؑ لاڈلی کے پیرہن میں تھے

امیرِ شام نے جس دم بلایا سامنے اپنے
بندھے بازو اسیرانِ حرم کے اک رسن میں تھے

چلے جب دفن کو سرور رو کے زینبؑ پیار سے لپٹی
عجب کلمے فراق و یاس کے بھائی بہن میں تھے

چلے جب دفنِ اکبرؑ کو کہا سجادؑ نے ماں سے
کبھی پھل برچھیوں کے بھائی اکبرؑ کے بدن میں تھے

نصیحت اگلے برس ہم تھے ہمیشہ کے مدینہ میں
کبھی روضہ میں زائر تھے کبھی بیت الحزن میں تھے

Presented By: www.ShianeAli.com

سلام ۱۷

مجرئی کہتے تھے سرور کہ لٹا گھر دوں گا
مہم اُمتِ عاصی کو میں سر کر دوں گا

لاش بچہ کی لئے راہ میں کہتے تھے حسینؑ
کہہ کے اب کیا تری ماں سے تجھے اصغر دوں گا

جب نبیؐ روتے تھے امت کو تو کہتے تھے حسینؑ
نانا میں دو سندیں پیشِ خدا اِدھر دوں گا

آج کیوں روتے ہو محشر میں تو کل دیکھئے گا
عذر ایک ہاتھ سے سر ایک سے محضر دوں گا

مصطفٰےؐ نے کہا پھر تم کو کیا دو گے حسینؑ
تم کو تو ہدیہ میں اُمت کے میں دلبر دوں گا

مسکرا کر کہا شبیرؑ نے ہاں میں سمجھا
میرا سر ہدیہ تمہارا ہے میں کیونکر دوں گا

میرے دینے کو دیا ہے میرے خالق نے بہت
بھانجے دوں گا پسر دوں گا برادر دوں گا

مجھ سے کیا پوچھتے ہیں آپ کو دوں گا کیا کیا
ایک ہدیہ دیا تم نے میں بہتّر دوں گا

آپ دیں نہ تو تفصیل دوں دینے کی
یاں تلک دوں گا کہ وسعت سے بھی باہر دوں گا

بالیاں بی بی سکینہ کے کڑے باقرؑ کے
طوق تک بچوں کی منت کے بڑھا کر دوں گا

مقنع عباس کی زوجہ کا تو بانوؑ کا نقاب
بلکہ ہاں زینبِ بیکس کی بھی چادر دوں گا

سر کھلے اونٹوں پہ بلوے میں پھریں گے در در
پردہ امت کا رہے اپنا لٹا گھر دوں گا

اور دینے کو سب گھر لئے جاتا ہے حسینؑ
جو جو اُمت پہ پڑے گا وہ مقرر دوں گا

خیر جو ہو سو ہو دوزخ سے بچا لا کر میں
سامنے آپ کے اُمت کو کھڑا کر دوں گا

پیش جب نامۂ اعمال مرا ہو گا ذہین
اس پہ رومال بھرا آنسوؤں کا دھر دوں گا

سلام ۱۸

چین اے مجرئی شبیرؑ کو دم بھر نہ ملا
تشنہ لب قتل ہوئے پانی کا ساغر نہ ملا

طائرِ جاں شہِ بےکس کی خبر کو پہنچا
قتلِ صغرا جو سکینہ کو کبوتر نہ ملا

کہا سجادؑ نے تقدیر ہے اپنی اپنی
طوق گردن سے ملا حلق سے خنجر نہ ملا

یوں اولوالعزم ہزاروں ہوئے اور ہوں گے بہت
مثلِ شبیرؑ مگر ایک کو لشکر نہ ملا

خیرِ فرزندِ علیؑ کون ہوا ایسا شہید
تن تو مدفون ہوا گردن سے مگر سر نہ ملا

لاشۂ شہ سے یہ ریتی پہ صدا آتی تھی
آج سونے کیلئے دامنِ مادر نہ ملا

کیا ہی صدمہ ہوا سجادؑ کو جس دم دیکھا
سارا اسباب ملا اور سرِ سرور نہ ملا

سلام ۱۹

یہ بعدِ قتلِ امامِ امم کا حال ہوا
کہ سر سناں پہ چڑھا جسم پائمال ہوا

کھلا سر اس کا بدن اُس کا پائمال ہوا
یہ ایک رات کے دولہا دولہن کا حال ہوا

سپاہِ شام کی کونے کے در سے ٹکرائی
جو حملہ ور پسرِ شیرِ ذوالجلال ہوا

حبیب ہو گیا محبوبِ کبریا کا وہ
بشر جو دارِ فنا میں محبِ آل ہوا

بہایا نہر پہ اک دم میں خون کا دریا
جو حملہ ور اسدِ کبریا کا لال ہوا

چلی جو تیغ دل و جانِ فاتحِ خیبر
بچا نہ جان کا جنات کو محال ہوا

کہا حسینؑ نے ٹوٹی کمر مری اُس دم
فرات پر جو برادر کا انتقال ہوا

یہ بانو کہتی تھی اصغرؑ کی لاش پر رو کر
کہ ہائے ایک بھی پورا نہ تجھ کو سال ہوا

Presented By: www.ShianeAli.com

رولا رولا کے کیا قتل اس کو اعدا نے
نہ حق کو جس کا گوارا کبھی ملال ہوا

اُجڑ گیا زہرا کا باغ اک دن میں
ستم سے باغیوں کے قطع ہر نہال ہوا

جفا یہ شمر نے کی دخترِ شہ دیں پر
کہ صورتِ گل سوسن وہ گل سا گال ہوا

صدا دی گھوڑے سے گر کر جو شہ کو اکبرؑ نے
سفید ریشِ پیمبر کا ہر ایک بال ہوا

اگرچہ تھا مرا دشمن یہ چرخ اے نعمت
علیؑ معین تھے بیکا نہ کوئی بال ہوا

سلام ۲۰

سلامی جانگزا ہے پنج دعم خاصانِ داور کا
قلق سبطینؑ کا زہراؑ کا حیدرؑ کا پیمبرؐ کا

سدا شہرہ رہے گا جود و خُلق و زورِ حیدرؑ کا
قطار و شیر و انگشتر کا دَر کا روح کے پر کا

علی کی تیغ کے دم سے ہوا ہے ہر معرکہ فیصل
اُحد کا بدر کا صفین کا خندق کا خیبر کا

یہ پانچوں سورے اے دل پنجتن کی شان میں ہیں یہ
قمر کا، شمس کا رحمان کا مریم کا کوثر کا

فدائے شاہ ہو کر حُر نے کس کس کا شرف پایا
اویسؓ و زیدؓ کا عمارؓ کا سلمانؓ کا بوذرؓ کا

نشاں مٹ کر وفاداری میں کیسا نام نکلا ہے
ظہیرؓ و مسلمؓ و وہبؓ و حبیبؓ و حُرؓ صفدر کا

غلام پنجتن کو ڈر نہیں ان پانچ چیزوں کا
اجل کا جانکنی کا، قبر کا، برزخ کا محشر کا

ملا ہے ثواب رونے والوں کو اک آہ میں کیا کیا
صلوٰۃ و صوم کا خمس و زکوٰۃ و حجِ اکبر کا

ہمارے واسطے شہ نے گوارا کر لیا مٹنا
حرم کا آبرو کا جان کا اولاد کا گھر کا

سوائے تشنگی شبیرؑ کو ایک ایک صدمہ تھا
بھتیجوں بھانجوں کا بھائی کا اکبرؑ کا اصغرؑ کا

برابر زخم پر ہے زخم شہ کے جسمِ اطہر پر
تبر کا تیر کا تلوار کا نیزے کا خنجر کا

غضب ہے اتنے صدمے ایک جانِ خواہرِ شہ پر
ردا کا قید کا بچوں کا اکبرؑ کا برادر کا

سکینہ لے گئی یہ پانچ داغ اس باغِ عالم سے
طمانچوں کا رسن کا باپ کا سقّے کا گوہر کا

چلے بیمار یا ماتھے چھٹنے یا غُل سنتے ہے رہے
سلاسل کا پسر کا ماں کا پھوپھی کا چھوٹی خواہر کا

تڑپ کر کہتی تھی بانو کروں کس کس کا میں ماتم
جواں کا طفل کا داماد کا دختر کا شوہر کا

قیامت ہے نئی بیاہی بہن بچپن میں کیا کیا غم
پدر کا بھائی کا گھر کا رنڈاپے کا کھُلے سر کا

تہِ خنجر امامِ پاک کو کس کس کا دھیان آیا
بہن کا بیٹی کا بیمار کا اُمت کا محشر کا

تپِ ہجراں میں جلنے کو چراغ اک رہ گیا باقی
نبیؐ و فاطمہؑ کا حیدر و شبیرؑ و شبرؑ کا

شمیم اس کلمۂ وحدت کا ہر دم دھیان رکھتا ہے
میں بندہ ایک کا دو تین اور نو کا اکہتر کا

سلام ۲۱

مقتل میں تھا جو لاشۂ اصغرؑ تمام رات
جنگل میں ڈھونڈھتی رہی مادر تمام رات

عریاں تھی لاش شمعِ شبستانِ مصطفےٰ
پروانہ وار پھرتی تھی خواہر تمام رات

بابا کو یاد کر کے سکینہ نہ سوتی تھی
اس کو نہ چین آتا تھا دم بھر تمام رات

رو رو کے ہائے اپنے چچا کو پکار کر
بالی سکینہ مانگا کی گوہر تمام رات

اک بے وطن کے قتل کی تیاریاں جو تھیں
برپا تھا فوجِ شام میں محشر تمام رات

قبضے کو چومتے رہے تلوار تول کر
شوقِ جہاد میں رہے اکبرؑ تمام رات

لاشے رہے شہیدوں کے عریاں جو دشت میں
بے چین قبر میں رہے سرورؐ تمام رات

مہلت جو ایک شب کی ملی یوں بسر ہوئی
حق کی نماز میں رہے سرورؑ تمام رات

کرتے تھے شاہ بخششِ امت کی یاں دعا
واں شمر تیز کرتا تھا خنجر تمام رات

پانی کیا جو بند لعینوں نے شاہ پر
نالاں رہا بہشت میں کوثر تمام رات

Presented By: www.ShianeAli.com

سلام

نوکِ سناں پہ پا کے صدت روتی میں گر — معجز نما رہا سرِ سرورؑ تمام رات
خیمے میں عقد کی ہوئی مشہور یہ خبر — افسردہ دل رہے بنِ شبّرؑ تمام رات
بے خانماں پڑی رہیں بہنات دشت میں — کیا گذری ہوگی رانڈوں کے دل پر تمام رات
سُن کر بکا و نالۂ فریادِ اہلِ بیتؑ — قائم یہ آسماں رہا کیوں کر تمام رات
ہے سجدہ گر فرشتوں کی جو کربلا حنیلؔ — آتے ہیں آسماں سے زمیں پر تمام رات

سلام ۲۲

فدا ہوں اس پہ سلامی ہے جس کا نام حسینؑ — مرا معین مرا آقا مرا امام حسینؑ
صبا کو بھیج کے روضہ پہ کر رہی ہوں دُعا — کریں قبول الٰہی مرا سلام حسینؑ
جو کربلا کی زمیں پر ہوا تھا اُن کا ورُود — تو پہلے سے دیکھتے تھے قبر کا مقام حسینؑ
سُنا نہ ہائے کسی سنگدل نے لاکھ کہا — رسولؐ کا ہوں نواسا ہے میرا نام حسینؑ
نہ پوچھو وقت وہ کیسا تھا جب مدینے سے — چلے ہر ایک کا لیتے ہوئے سلام حسینؑ
میں اپنے دل کو بہت پاک صاف رکھتی ہوں — کہ شاید اس میں کسی دن کریں قیام حسینؑ
پناہ لیتے تھے دشمن اجل کے دامن میں — جو وار کرتے تھے لے کر علیؑ کا نام حسینؑ
یہ حال ہے کہ نہ ہاتھ اُٹھ سکے نہ سر خم ہو — رسولؐ آئے ہیں کیونکر کریں سلام حسینؑ
چڑھا سناں پہ سرِ حق پرست حق یہ ہے — بلند کر کے دنیا میں اپنا نام حسینؑ
یہ خوب درد ملا ہے زبان و دل کے لئے — کہ روز و شب ہے حسینؑ اور صبح و شام حسینؑ
زبانِ خشک پہ یہ بار بار آتا تھا — گناہ گار ہو پانی کا لے جو نام حسینؑ
یہ جانتی ہوں بجھے گی جبھی لگی دل کی — جب اپنے ہاتھ سے کوثر کا دیں گے جام حسینؑ

سلام

کوئی جو پوچھا کہ نام آپ کا تو فرمایا — شکستہ دل وطن آوارہ تشنہ کام حسینؑ
مری کچھ اور تمنا نہیں ہے اے آصفؔ — یہ آرزو ہے بنا لیں مجھے غلام حسینؑ

سلام ۲۳

سلامی سوئے مقتل سیدِ ابرار آتے ہیں — ہتھیلی پر دھرے سر خلق کے سردار آتے ہیں
ہمارے خواب میں جب سیدِ ابرار آتے ہیں — مبارکباد دینے طالعِ بیدار آتے ہیں
جگر میں درد لب پر آہ آنسو دونوں آنکھوں میں — بڑے سامان سے حضرت کے ماتم دار آتے ہیں
خیالِ شہِ والا میں دلِ مضطر یہ کہتا ہے — اُٹھو اے دردِ جگر تعظیم کو سرکار آتے ہیں
اس آنے کے فدا کس شان سے رن میں حسینؑ آئے — یوہیں آتے ہیں بس مرنے کو جو تیار آتے ہیں
سواری ہے یہ اکبرؑ کی کہ قدرت کا نمونہ ہے — شباہت کہہ رہی ہے احمدِ مختار آتے ہیں
بڑے فیاض ہیں یہ رونے والے بھی کہ مجلس میں — جب آتے ہیں لُٹانے گوہرِ شہوار آتے ہیں
ابھی خیمے سے نکلے بھی نہ تھے غل مچ گیا رن میں — علمبردار آتے ہیں علمبردار آتے ہیں
ادھر سے پیش ہوتا ہے جو ہدیہ اشکِ ماتم کا — ادھر سے بھی صلہ میں موتیوں کے ہار آتے ہیں
ہوئی سجّادؑ کی آمد تو شور اُٹھا یہ میداں میں — کہ بن کر یوسفِ مصر عابدِ بیمار آتے ہیں
یہ سنتے ہیں کہ حضرت اپنے بیمارِ محبت کو — دمِ آخر پلانے شربتِ دیدار آتے ہیں
اندھیری رات میں بانو یہی کہہ کہہ کے روتی تھی — کہ اکبر یاد تیرے چاند سے رخسار آتے ہیں
یہ دل کہتا ہے مجھ سے کہ ہاں پڑھے جا سلام اپنا — وہ دیکھو داد دینے کو شہِ ابرار آتے ہیں
گدا ہوں میں درِ شہ کا یہ سنتا ہوں کہ اے آصفؔ — مرے سر تاج رکھنے کو مرے سرکار آتے ہیں

Presented By: www.ShianeAli.com

سلام ۲۴

مجرئی زنداں میں عابدؑ یہ محن دیکھا کئے
آلِ احمدؐ کو گرفتارِ رسن دیکھا کئے

جو سلامی روضۂ شاہِ زمن دیکھا کئے
دیر تک پھر پھر کے شہ سوئے وطن دیکھا کئے

یادِ صغراؑ آ گئی جب زیرِ خنجر وقتِ ذبح
دیر تک پھر پھر کے شہ سوئے وطن دیکھا کئے

حلق تو خنجر تلے اور شمرِ لعیں سینے پر سوار
تا دمِ مردن بھی شہ رنج و محن دیکھا کئے

جس کی مادر کا جنازہ رات کو اُٹھا تھا ہائے
شام میں سر ننگے اُس کو مرد و زن دیکھا کئے

اے فلک تبلا مجھے کبریٰ و قاسمؑ کے سوا
پیاس کا صدمہ کہیں دولہا دلہن دیکھا کئے

حلّے جس کے واسطے جبرئیلؑ لاتے تھے مدام
اس کا لاشہ خاک پر بے گور و کفن دیکھا کئے

جس طرح تسبیح کے دانے ہوں رشتہ میں بہم
یوں حرم کو سب گرفتارِ رسن دیکھا کئے

شہ نے زینبؑ سے کہا جان میری سخت ہے
قتلِ اکبرؑ ہو گئے ہم اے بہن دیکھا کئے

باغِ زہراؑ کا جو ہم نے وصف لکھا اے نظیر
تا رقم کاغذ پہ ہم سیرِ چمن دیکھا کئے

سلام ۲۵

گھر کو چھوڑا شاہ نے جنگل بسانے کیلئے
کربلا میں آئے تھے جنت میں جانے کیلئے

ظہر کو زینبؑ سے جب ملنے گئے گھر میں حسینؑ
کوئی ڈیوڑھی پر نہ تھا پردہ اُٹھانے کیلئے

شہ اُٹھے پڑھ کر نماز صبحِ محشر ہو گیا
حضرت زینبؑ چلیں کپڑے پہنانے کیلئے

کہتی تھی ماں خط میرے اکبرؑ کو تھا بیٹا مرگ
یہ جوانی آئی تھی گویا بلانے کے لئے

تھی صدا زہراؑ کی زینبؑ مر گیا تیرا حسینؑ
گھر میں جا بیٹھی صفِ ماتم بچھانے کیلئے

بڑھتی ہے منت غذا اصغرؑ کی ہوتی ہے شروع
دودھ چھٹتا ہے چلے ہیں تیر کھانے کے لئے

کھیلتی تھی خاک سے طفلی میں زینبؑ بارہا
مشق کی تھی کربلا میں خاک اُڑانے کے لئے

دستِ عابدؑ چوم کر طفلی میں کہتے تھے حسینؑ
پھول سے یہ ہاتھ ہیں قبریں بنانے کے لئے

اے نعشق وائے حسرت کچھ نہیں زادِ سفر
ہاتھ خالی بیٹھے ہو دنیا سے جانے کے لئے

سلام ۲۶

آہ سوزاں لب تک آئی اشکِ ناب آنے کو ہے
جوش میں گل ہے دھواں اُٹھا گلاب آنے کو ہے

سامنے عادل کے عصیاں سے حجاب آنے کو ہے
ڈر ڈرا اے رحمت کہ اب فردِ حساب آنے کو ہے

بعدِ مردن ضو دکھایا چاہتا ہے داغِ دل
قبر کی ظلمت ہو رخصت آفتاب آنے کو ہے

یاد کرتے ہیں طفلی کو جوانی میں بشر
وقت پیری کا ابھی بعدِ شباب آنے کو ہے

آستیں اُلٹی ہے شہ نے اب اُلٹتی ہے زمیں
قلب تھراتے ہیں ڈر سے انقلاب آنے کو ہے

قلبِ نازک پر غبار آنے نہ پائے اے زمیں
تیرے گھر مہماں غلامِ بوترابؑ آنے کو ہے

نزع میں کر لوں زیارت اے اجل دم لے ابھی
جو مرا مشکل کشا ہے وہ جناب آنے کو ہے

اے فرشتو ایک دم تھم جاؤ پھر کرنا سوال
میرا مولاؑ بہرِ تلقیں جواب آنے کو ہے

ماتمِ شبیرؑ میں اُٹھتا ہے رو کر کون کون
دیکھئے کس کس کے حصّہ میں ثواب آنے کو ہے

شہ کو پیری میں دکھاتا ہے فلک اکبرؑ کا داغ
ہو کے رخصت گھر سے نکلے ہیں عتاب آنے کو ہے

سال ہے اٹھارواں عارض پہ ہے سبزہ نمو
حُسن مٹ جانے کو ہے مرگِ شباب آنے کو ہے

قتل کرنے لاتے ہیں کوٹھے پہ مسلمؑ کو لعیں
وقتِ آخر ہے لبِ بام آفتاب آنے کو ہے

طوق پہناتے ہیں ظالم عابدِ بیمار کو
جسم لرزاں ہے گہن میں آفتاب آنے کو ہے

Presented By: www.ShianeAli.com

کہتے تھے شہ ظلم کی کچھ حد بھی ہے اے ظالمو
قہرِ خالق سے ڈرو روزِ حساب آنے کو ہے

طشت میں سرورؑ کا سر اور سرِ دربار آہ
سر برہنہ زینبؑ عصمت مآب آنے کو ہے

مدحِ آلِ مصطفٰےؐ ہرگز نہ کم ہوا اے وحیدؔ
عندلیبِ گلشنِ زہراؑ خطاب آنے کو ہے

سلام ۲۷

اے سلامی ہند میں فصلِ عزا آنے کو ہے
کربلا سے بادشاہِ کربلا آنے کو ہے

دُور رہنا قبر سے مُنکر نکیر آنا نہ پاس
گھر میں بندے کے نصیری کا خدا آنے کو ہے

قبر میں شانہ ہلا کے مجھ سے کہتے تھے ملک
جاگ اے مومن نصیری کا خدا آنے کو ہے

حکمِ خالق یہ ہوا کعبہ بنا جلدی خلیلؑ
گھر میں مہماں اک نصیری کا خدا آنے کو ہے

رو کے بچوں سے یہ کہتی تھی سکینہؑ پیاس میں
مشک لے کر نہر سے میرا چچا آنے کو ہے

پیار کر کے رن میں اصغرؑ کو یہ کہتے تھے حسینؑ
باپ کے ہاتھوں پہ بیٹے کی قضا آنے کو ہے

بولے شاہ اصغرؑ کو دفنا کر نہ ڈرنا میرے لال
پاس تیرے آج کی شب مرتضٰےؑ آنے کو ہے

صرف ہم کو ہے شہ دیں کا بھروسہ اے رشیدؔ
قبر میں مُشکل کو میری مرتضٰےؑ آنے کو ہے

سلام ۲۸

سلامی لعینوں نے کیا کیا جفا کی
نہ شاکی ہوئی آلِ مُشکل کُشا کی

یہ معنی ہیں تسلیم و صبر و رضا کے
کہ قاتل کے حق میں بھی شہ نے دُعا کی

نہ چھوٹی دمِ مرگ تک فاطمہؑ سے
اطاعت علیؑ کی عبادت خُدا کی

رہے ہاتھ چکی سے مجروح دونوں
یہ حالت تھی مخدومۂ اسیا کی

دمِ قتل سرور نے پانی جو مانگا
گلے پر چلی دھار تیغِ جفا کی

یہ کہتی تھی بنتِ علیؑ وقتِ غارت
کچھ اے شمرؔ قیمت نہیں اس ردا کی

مرے سر پہ للّٰہ رہنے دے اِس کو
کہ یہ کُہنہ چادر ہے خیر النساءؑ کی

تماشائی کہتے تھے کوفہ میں ہنس کر
یہ سر ننگے زینبؑ ہے قدرت خدا کی

اُٹھا رات کو جس کی ماں کا جنازہ
وہ اب دن کو محتاج ہے اک ردا کی

نہ باندھو میرے ہاتھ کہتی تھی زینبؑ
لعینوں میں بیٹی ہوں مشکل کشا کی

نہ گھبرا کشش ہوگی خود واں سے لُنّ
مقدر میں گر خاک ہے کربلا کی

سلام ۲۹

سر و تن میں شہ کے جدائی ہوئی
سلامی ستم کی لڑائی ہوئی

اُترنے بھی پاتے نہ دریا پہ شہ
لعینوں کی ایسی چڑھائی ہوئی

صف آرا ہوئے یہاں بہتر جواں
اُدھر جمع ساری خدائی ہوئی

ہدایت کی باتوں پہ شہ سے لڑے
بھلائی بھی کرنا بُرائی ہوئی

زہے اوجِ اقبالِ حُرِّؑ جری
کہ دربارِ شہ تک رسائی ہوئی

یہ فریاد کرتی تھی روحِ بتول
کہ ضائع مری سب کمائی ہوئی

دمِ صبح سے ظہر تک ہے غضب
بھرے گھر کی بالکل صفائی ہوئی

کہا شہ نے ویراں نہ ہوگی کبھی
یہ بستی ہماری بسائی ہوئی

یہ کہتے تھے بھائی کے لاشہ پہ شاہ
قلق ہے کہ تم سے جدائی ہوئی

Presented By: www.ShianeAli.com

چلے گھر سے اپنے دمِ قتل شاہ
تو بے تاب زہراؑ کی جائی ہوئی

ملے گا نہ بھائی تجھے اے بہن
قیامت تلک اب جدائی ہوئی

سرِ شہ سے کافر مسلماں ہوا
یہ مرنے پہ معجز نمائی ہوئی

پلا تھا جو آغوشِ زہراؑ میں آہ
وہ زلفِ دوتا پیچ کھائی ہوئی

کٹے شمرؒ نے یوں سکینہؑ کے ہاتھ
کہ مجروح نازک کلائی ہوئی

نہ چھوٹی مصیبت سے وہ جیتے جی
جب آئی اجل تب رہائی ہوئی

اُسی در کی مونسؔ گدائی کرو
جہاں سب کی حاجت روائی ہوئی

سلام ۳۰

مجرئی پیدا ہوا تھا قاسمؑ حسنؑ کے واسطے
اور بنا خنجر شہ تشنہ دہن کے واسطے

اے فلک زینبؑ کو تو نے کیوں پھرایا دربدر
ماتم شبیرؑ کیا کم تھا بہن کے واسطے

خلعتِ شاہانہ قاسم کو پہنایا جس گھڑی
خوب سامان تھے شہِ بیکس حسنؑ کے واسطے

اے فلک انصاف سے تجویز تیری دُور ہے
گردنِ سجاد ہو طوق و رسن کے واسطے

ہو کے زخمی جب گرا گھوڑے سے ابنِ بوترابؑ
خاک مرہم ہو گئی زخمِ بدن کے واسطے

جس گھڑی بندھنے لگا کنگنا تو ہاتف نے کہا
دستِ کبریٰ میں جگہ رکھنا رسن کے واسطے

جب مدینہ کو چلے عابد تو کہتے تھے سبھی
داغِ شہ سوغات ہے اہلِ وطن کے واسطے

خنجر و تیر و سناں و گرز و شمشیر و تبر
رن میں سب حصے تھے یہ شہ کے بدن کے واسطے

بولے عابدؑ اکبرؑ و اصغرؑ تو ہوں شہ پر نثار
اور ہم جیتے رہیں رنج و محن کے واسطے

آفت و رنج و مصیبت اور تسلیم و رضا
پانچ چیزیں یہ تھیں پنجتنؑ کے واسطے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ لے نہ تو چادر مری
یہ ردا رہنے دے بھائی کے کفن کے واسطے

بے کفن تھا لاشۂ نوشاہ رن میں اے فلک
مُنہ چھپانے کو نہ چادر تھی دلہن کے واسطے

قیدِ حسرت سے الٰہی جلد ہادیؔ ہو رہا
کر دعا مقبول میری پنجتنؑ کے واسطے

سلام ۳۱

معراجِ عرش پر ہو پیمبرؐ کے واسطے
برچھی پہ ہو جگر سرِ سرورؑ کے واسطے

بیٹی نبیؐ نے حق نے عطا کی ہے ذوالفقارؑ
مخصوص مرتبے ہیں یہ حیدرؑ کے واسطے

تنہائی اپنی دیکھ کے گریاں ہوئے حسینؑ
عباسؑ و عونؑ و قاسمؑ و جعفرؑ کے واسطے

زینبؑ تڑپ رہی تھیں تو بانوؑ تھیں بیقرار
اکبرؑ کے واسطے علی اصغرؑ کے واسطے

آلِ عباؑ تھے نرغۂ اعدا میں سر کھلے
یہ ظلم اہلِ بیتِ پیمبرؐ کے واسطے

پہنچے جو کربلا میں شہِ دیں تو یہ کہا
مخصوص یہ زمیں ہے بہتر کے واسطے

اہلِ ستم کریں گے غریبوں پہ یاں ستم
خوشنودیِ یزیدؒ ستمگر کے واسطے

ہوگا نبیؐ کی آل پہ جنگل میں قحطِ آب
ترسیں گے بچے پانی کے ساغر کے واسطے

ناوک گلوئے اصغرِ بے شیر کے لئے
نیزہ ہے سینۂ علی اکبرؑ کے واسطے

پیاسے ہیں میرے خون کے اعدائے دیں تمام
لاکھوں ہیں جمع ایک مرے سر کے واسطے

خنجر ہے شمرؒ کا مرے حلقوم کیلئے
میرا گلا ہے شمرؒ کے خنجر کے واسطے

پاسِ ادب کریں گے نہ کچھ بانیِ ستم
گھر میں در آئیں گے زر و زیور کے واسطے

ایذا لئے تازیانۂ شمرِؒ ستم شعار
زنجیر و طوق عابدؑ مضطر کے واسطے

ہوگی جفا یہ میری سکینہؑ پہ میرے بعد
مجروح کان ہوئیں گے گوہر کے واسطے

Presented By: www.ShianeAli.com

سلام

زینبؑ پھرائی جائے گی بلوائے عام میں
محتاج ہو گی مقنع و چادر کے واسطے

کرتے تھے ظلم لاشۂ شبیرؑ پر عدو
زینبؑ تڑپ رہی تھی برادر کے واسطے

لائق ہے مبتلائے غم و رنج یا حسینؑ
آؤ مدد کو حیدرِؑ صفدر کے واسطے

سلام ۳۲

سلامی گرتے تھے کٹ کٹ کے تیغ دو پیکر سے
اُدھر اُچھل پڑتے تھے کافر نعرۂ تکبیر حیدرؑ سے

کریگا سرزمیں سیراب جو تسنیم و کوثر سے
اُسی کی آلِ پاک افسوس پانی کے لئے ترسے

عزائے شہ کے آنسو ہیں ہمارے پاس اے مالک
شرارے کیوں نہ دوزخ کے مشابہ ہوں گلِ تر سے

قدم جس راہ میں رکھتے ہوئے ڈرتے تھے پیغمبرؐ
وہ منزل دیکھنا کس طرح طے کی شاہؑ نے سر سے

عجب کہرام تھا خیمہ میں ہر سو اک قیامت تھی
شہِ دیں جب چلے مرنے کو مل کر اپنی خواہر سے

مصیبت پہ مصیبت غم پہ غم آفت پہ آفت تھی
رہیں تا زیست گریاں بنتِ زہراؑ چھٹ کے مادر سے

کمر خم ہو گئی عباسؑ کے مرتے ہی سرورؑ کی
محبت ایسی ہوتی ہے برادر کو برادر سے

لئے بوسے علیؑ اور زہراؑ و پیمبرؐ نے
لبِ دندانِ شہ بڑھ کر نہ کیوں ہو لعل و گوہر سے

درِ زنداں پہ جن کے وارثوں کے سر یہاں نیزوں پہ
وہ قیدی سر کو ٹکرائیں نہ کیوں دیوار و در سے

بہاتے ہیں جو آنسو چشمِ تر سے شاہؑ کے غم میں
ملیں گے ساغرِ تسنیم ان کو دستِ حیدرؑ سے

لگائیں سیلیاں گوہر اتارے گھرکیاں بھی دیں
سکینہؑ کو بہت پہنچی اذیت شمرِ لعیں خود سر سے

خدا ترسی کرو کہتے تھے شہ اصغرؑ کو دکھلا کر
غضب ہے دودھ پیتا بچہ پانی کے لئے ترسے

شبِ تاریک میں نوحہ یہی تھا اُمِ لیلیٰ کا
خداوند ملا دے مجھ کو میرے ماہ پیکر سے

شہیدوں پر کہیں یہ ظلم بھی دنیا میں دیکھا ہے
کہ فرقِ مصحفِ ناطق ہوا سیپارہ پتھر سے

سلام

شمیمِ نظمِ عاقلؔ سے ہے خوشبوئے جناں پیدا
زباں دھوئی ہوئی ہے مدح خواں کی آبِ کوثر سے

سلام ۳۳

مجھ کو اِن خاصانِ داور سے محبت ہو گئی
جن کی الفت اجرِ تبلیغِ رسالت ہو گئی

مدحتِ شہ شافعِ روزِ قیامت ہو گئی
لوگ منہ تکتے رہے میری شفاعت ہو گئی

اِک طرف تو دونوں عالم کی عبادت ہو گئی
اک طرف ضربتِ علیؑ کی ایک صورت ہو گئی

سامنے شہ کے جو اکبرؑ کی شہادت ہو گئی
دیکھتے ہی دیکھتے زائل بصارت ہو گئی

جس نے کی دل سے نبیؐ کی پیروی اتباع
خالقِ علام کو اس سے محبت ہو گئی

مقتدی عیسیٰؑ بنے ہیں حضرتِ مہدیؑ امام
دو قدم آگے رسالت سے امامت ہو گئی

اللہ اللہ گوہرِ اشکِ غمِ سبطِ رسولؐ
قصرِ دُرِّ خُلد اس موتی کی قیمت ہو گئی

جون کہتے تھے جو کھا کر زخم نکھرا رنگِ رُخ
شکر ہے اُمت کے بخشانے کی صورت ہو گئی

خونِ فوجِ شہ کی پھیلے کیوں نہ جنگل میں شمیم
جب مٹے پامالِ گل برباد نکہت ہو گئی

زخم کھا کر مسکرا دیتے تھے حق کی راہ میں
شاہِ دیں کو وجہِ راحت ہر جراحت ہو گئی

شاہ بے گور و کفن کا ہم کو اتنا ہے خیال
دل کی صورت صورتِ تعویذِ تربت ہو گئی

الفتِ ساقی اُنھیں کی دل میں ہے اصغرؔ میرے
دل کی دولت بہم جن کی بدولت ہو گئی

سلام ۳۴

راہ آنکھوں سے کرے طے ولولہ ایسا تو ہو
سجدے کرتا جائے شوقِ کربلا ایسا تو ہو

Presented By: www.ShianeAli.com

جو فاقہ کر کے دے سائل کو بے منت طعام
ہو کوئی گر خلق کا حاجت روا ایسا تو ہو

ساتھ لے جائیں گے جنت میں غلاموں کو علی
رہنما و شافعِ روزِ جزا ایسا تو ہو

داغ اکبر کا اٹھا کر شکر حضرت نے کیا
ہو کسی کا دل اگر صبر آزما ایسا تو ہو

ہاتھ حر کے کھول کر پہنچا یا شہ نے خلد تک
رہنما ایسا تو ہو مشکل کشا ایسا تو ہو

کہتے تھے اکبر سے حضرت جب میں گھوڑے سے گروں
تھام لے بازو کوئی اے دل ربا ایسا تو ہو

راہِ حق میں شوق سے شہ نے سہے کیا کیا الم
حاملِ رنج و غم و درد و بلا ایسا تو ہو

ڈوبتا بیڑا بچایا سر کٹا کر شاہ نے
کشتیِ دینِ نبیؐ کا ناخدا ایسا تو ہو

پا برہنہ دیکھ کر عابد کو کہتے تھے ملک
جادہ پیمائے رہِ صبر و رضا ایسا تو ہو

خامہ و کاغذ نہ چھوٹے ہاتھ سے عارف ذرا
مدحِ سرور کا طبیعت میں مزا ایسا تو ہو

سلام ۳۵

حشر کے دن خوش ہوں گا مرتضیٰ کے سامنے
اس کا بندہ ہوں یہ کہہ دوں گا خدا کے سامنے

سہل اب کیونکر نہ ہو عقدِ انامل کا حساب
یہ گرہ بھی کھل گئی مشکل کشا کے سامنے

غم میں دو بچوں کے ہیں آنکھوں سے دو دریا رواں
لاشیں آئی ہیں جو بنتِ مرتضیٰ کے سامنے

جتنے قطرہ ہیں پسینہ کے وہ کہدیں گے ابھی
یہ سفینے تھم نہیں سکتے ہوا کے سامنے

رو برو حیدرؑ کے کعبہ میں ہے ہوبت سرنگوں
بت بھی سجدے کو جھکے گر کر خدا کے سامنے

بابِ خیبر بوجھ میں یوں تو سوا تھا کوہ سے
تھا وہ اک تنکے سے کم دستِ خدا کے سامنے

قبر میں پاؤں کو پھیلانے کی ضد اچھی نہیں
لے ادب گستاخیاں مشکل کشا کے سامنے

مل گیا جاوید اب تو رتبۂ معراج بھی
پست ہے گردوں ترے ذہنِ رسا کے سامنے

سلام ۳۶

حق جان کر ہوں مدح سرا بوترابؑ کا
ممتاز رکن دین ہے رسالت مآبؐ کا

حقِ علیؑ چھپائے چھپایا نہ جائے گا
چھپتا نہیں سحاب سے نور آفتاب کا

ممکن نہیں قدم بہ قدم غیر مرتضیٰ
سایہ بھی تو نہ دیکھا رسالت مآبؐ کا

وحدت خدا کی حُبِّ علیؑ طاعتِ نبیؐ
لُبِّ لباب ہے یہ خدا کی کتاب کا

عباسؑ نے جو ضبطِ شجاعت میں جان دی
اب تک عیاں جلال ہے عالی جناب کا

میں کیا جواں ہوا غم اکبرؑ ہوا جواں
بچپن سے کر رہا ہوں میں ماتم شباب کا

کڑیل جواں اگلتا ہے خوں اور حسینؑ ہائے
یہ رنگ دیکھتے ہیں پسر کے شباب کا

پڑھتی ہے ہائے لاشۂ اصغر پہ ماں نماز
پانی کلیجہ ہو گیا امِ ربابؑ کا

خاک ایسی جوانی پہ سنتا ہے یہ نگیں
اکبرؑ کی موت اور زمانہ شباب کا

سلام ۳۷

توبہ ایسی ہو کہ جیسے حُر پشیماں ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے جنت کا ساماں ہو گیا

اس کو کہتے ہیں ولا حیدرؑ کی جس سے لا کلام
اہلِ بیتِ مصطفیٰؐ سے ایک سلماں ہو گیا

تیر نکلا پاؤں سے اور بے خبر تھے مرتضیٰؑ
یوں اصولِ طاعتِ خالق نمایاں ہو گیا

مدفنِ شبیرؑ کی کیسی حفاظت حق نے کی
ہر دلِ مومن مزارِ شاہِ ذیشاں ہو گیا

جب کہ تاریکی میں گھبرایا عزادارِ حسینؑ
داغِ دل مرقد میں اشکِ ماہِ تاباں ہو گیا

حق حسینِ تشنہ لب کا جان کر دیتا ہے جو
فاطمہ کہتی ہے مجھ پر تیرا احساں ہو گیا

Presented By: www.ShianeAli.com

ہم ہوں گر برباد یا آباد کیا غم یا خوشی
فاطمہ کے چین کا گلشن تو ویراں ہو گیا

جان دے کر چھ مہینے میں خدائی مول لی
مالکِ ہر شش جہت اصغرؑ سا ناداں ہو گیا

نوجواں اکبرؑ نے جب کھا کر سناں آواز دی
لال زہراؑ کا سرِ مقتل پریشاں ہو گیا

آج تک آتے نہ پائی ہائے کچھ فصلِ بہار
اس طرح برباد احمدؐ کا گلستاں ہو گیا

کام تیرے آتے میری جاں حسینؑ ابنِ علیؑ
نام ہو جائے نگینؔ آقا پہ قرباں ہو گیا

سلام ۳۸

علیؑ کو لوگ جو پروردگار کہتے ہیں
ہم اس کو جذبۂ ناخوشگوار کہتے ہیں

پُلِ صراط سے مستانہ وار جاتا ہوں
اِسی کو حُبِّ علیؑ کا خمار کہتے ہیں

بقائے رب نہیں ممکن مگر ادھر دیکھو
علیؑ کو صورتِ پروردگار کہتے ہیں

جواں حبیبؑ بوڑھا ہوا ہے مقتل میں
ریاضِ عشق کی اس کو بہار کہتے ہیں

ہر اک حسینؑ کا حامی تھا طالبِ سبقت
پکاری موت اِنہیں جاں نثار کہتے ہیں

میری لحد کیلئے پا مٹی ہے اکبرؑ کی
ہے فکر کیا مجھے کس کو فشار کہتے ہیں

بُرد و بُرد کے میرے اشک خوں کہتی ہیں
انہیں کو ہم گہرِ آبدار کہتے ہیں

جگر پکڑ کے علی الدنیا بعدک الا خا
پسر کی لاش پہ شہ بار بار کہتے ہیں

حسینؑ کو نہ گرا دو صدا یہ آتی تھی
نبیؐ کے دوش کا اس کو سوار کہتے ہیں

لقب یہ زینبؑ و کلثومؑ کا اُنے کوفہ
علیؑ کی بیٹیوں کو بے دیار کہتے ہیں

گہن ثبوت غمِ شاہِ کربلا ہے ہم
قمر کو اپنا دلِ داغدار کہتے ہیں

سوارِ دوشِ نبیؐ زیرِ خاک ظلم ہے ہے
پلٹ پلٹ کے یہ لیل و نہار کہتے ہیں

اجازت آپ کی گر ہو تو پھول بن جائیں
امامِ وقت سے ہر بار حنا کہتے ہیں

نکل کر نار سے حُر نور میں چلا آیا
اِسی کو شہ کے کرم کی پکار کہتے ہیں

امام ساتھ رکھیں اس کو اپنی جنت میں
نگینؔ کو شاہ کا سب غم گسار کہتے ہیں

Presented By: www.ShianeAli.com